تدوینِ فقہ کا دورِ تقلید و تکمیل

سید محمد عمیم الاحسان مجددی

اس دور کے فقہاء مجتہد تھے، مگرانہوں نے اپنے لئے اجتہاد کا دروازہ بند کردیا، اس کی جگہ اپنے متبوع امام کے مسائل کا انحصار شروع کردیا۔ اس لئے مناظرے اور مقابلے شروع ہوگئے جس کا لازمی نتیجہ ظہور عصبیت تھا۔

دورِ تدوین میں بھی مناظرات کا وجود تھا، امام شافعیؒ نے اکثر ان مناظرات کا ذکر کیا ہے، جو ان سے اور فقیہ عراق محمد بن حسن سے ہوئے مگر وہ دور نہایت بے تعصبی کا زمانہ تھا۔ مختلف خیال کے لوگ آپس میں مخلصانہ ملتے تھے اور تبادلہ خیال کرتے تھے، ان میں آپس میں عصبیت اور نفرت نہیں تھی۔ ہر فقیہ دوسرے فقیہ کو آزادی رائے کا حق دار سمجھتا تھا۔

کسی کی غلطی یا نکتہ چینی کی جاتی تو وہ اس پر غور کرتا، اور جواب دیتا یا اصلاح کر لیتا، مناظرے کم تھے اور محض احقاق حق کے لئے ہوا کرتے تھے، جب حق ظاہر ہو جاتا تو فوراً رائے بدل دیتے کیونکہ اس دور میں فقہا کسی خاص نظریہ کے پابند نہ تھے، لیکن اس دور تقلید و تکمیل میں حالات بدل گئے، لوگ خاص خاص نظریات کے پابند ہو گئے، مخالف کو خصم کہا جانے لگا اور عام حالات یہ تھے کہ خصم کو واقعی مخالف اور غیر محق سمجھ کر خواہ مخواہ اس کو زیر کرنے کی کوشش کی جانے لگی، اپنی پوری علمی قوت کو مدافعت اور انتصار مذہب میں صرف کیا جانے لگا، خواص سے بڑھ کر یہ چیز عوام میں آگئی۔

اس دور میں مناظرہ بلکہ (مکابرہ اور جدل) کے جلسوں کی بڑی کثرت ہوئی، کوئی ایسا بڑا شہر نہیں تھا جو اس قسم کی مجلسوں سے خالی ہو، بالخصوص عراق و خراسان میں جہاں حنفی اور شافعی دو فقیہ جمع ہوتے، مناظرے کی مجلسوں کا انعقاد ضروری ہو جاتا۔ یہ مناظرے عموماً وزراء اور امراء کے سامنے منعقد ہوتے تھے اور ان میں فریقین کے اکثر اہل علم شریک ہوتے تھے، اسی زمانے میں مناظرہ کے قواعد و ضوابط عہد ہوئے اور اس پر کتابیں لکھی گئیں، اگر چہ اس دور میں اجتہاد اور آزادی رائے تقریباً ختم کردی گئی عوام و خواص سب کے سب دورِ تدوین کے ائمہ کے مقلد ہو گئے مگر اس دور کے فقہاء میں بعض بعض خصوصیتیں بھی تھیں جو ان کو بعد کے دور سے بلند رکھتی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ اس دور کے کچھ علماء تو ایسے بھی ہوئے جو ان احکام کے عقل و اسباب سے بحث اور ان کے مناط

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ☆ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے

کی تخریج کیا کرتے تھے جن کو ان کے ائمہ نے مستنبط کیا، مگر مناط وعلت کی تنصیص نہیں کی، ان علماء کو ائمہ تخریج کہا جاتا ہے، تخریج مناط کے معنی یہ ہیں کہ حکم کی علت سے بحث اور اس کی تخریج کی جائے۔

تخریج مناط کے سے زیادہ تر علماء حنفیہ کا تعلق رہا، کیونکہ بہت سے احکام جن کو انہوں نے اپنے ائمہ سے روایت کیا تھا، غیر معلل تھے۔ اس لئے انہوں نے ان اصول کے بیان کے متعلق اجتہاد کیا جن کو ان کے ائمہ نے اپنے مستنبط کردہ مسائل میں اختیار کیا تھا۔ اگرچہ بیان علت ومناط میں کبھی اختلاف بھی ہو جاتا تھا۔ علت ومناط حکم کی تخریج کے بعد اسی کی روشنی میں وہ ان مسائل کی تفریع بھی کرتے تھے، جن کے متعلق ان کے امام کی تصریح نہیں تھی، بشرطیکہ اس حکم کی علت ان کو معلوم ہو جائے جن کے متعلق ان کے امام کی تصریح موجود ہے، یہ لوگ مجتہد فی المسائل کہلاتے ہیں۔

فقہائے حنفیہ نے اسی اصول یعنی تخریج مناط کے ذریعہ اپنے اصول فقہ میں بہت سے وہ قواعد وضوابط بیان کئے جن کی تصریح صاحب مذہب سے نہیں ہے، محض امام کے مسائل مستنبط کی تصریحات سے انہوں نے اس مناط حکم اور علت وضابطہ کی تخریج کی۔

فقہائے شافعیہ نے تخریج مناط کے ذریعہ تنقیح اصول کا کام نہیں کیا اس لئے کہ امام شافعیؒ نے خود اپنے اصول فقہ کی تدوین کی، یہی حال مالکیہ اور حنابلہ کا تھا، کیونکہ وہ جدل ومناظرہ کے میدانوں سے ہمیشہ الگ رہے۔

۲۔ اس دور کے کچھ علماء صاحب مذہب اور ان کے تلامذہ کی مختلف رایوں میں ترجیح دینے والے بھی تھے، یہ لوگ اصحاب ترجیح کہلاتے ہیں۔

۳۔ مجتہد فی المسائل، اصحاب تخریج اور اصحب ترجیح فقہاء کے علاوہ دوسرے ہر فریق کے اہل علم نے اجمالاً اور تفصیلاً اس دور میں اپنے اپنے مذہب کی تائید کی، اجمالاً تائید کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کے امام کی وسعت علم، ورع، صدق، ملکۂ اجتہاد، حسن استنباط اور اتباع کتاب وسنت کی خوب اشاعت کی اور تفصیلی تائید اس طرح کی کہ اپنے امام کے مذہب اور مسائل کی تائید میں رسالے لکھے، مناظرے کئے اور اس کی ترجیح کی پوری سعی کی۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

اس دور کے فقہاء:

اس دور کے فقہاء اپنے اپنے ائمہ کے مذاہب کے مکمل خیال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ائمہ اوران کے تلامذہ یعنی مجتہد فی الدین اور مجتہد فی المذاہب کی مختلف روایتوں میں ترجیح دی، ان کے وجوہ وعلل ظاہر کئے، مناط احکام کی تخریج کی اور پھران پران مسائل کی جن کے بارے میں ان کے ائمہ کی تصریحات موجود نہ تھی، تفریع کی اور فتوے دیئے اپنے اپنے ائمہ کے مذاہب کا انتصار کیا اور ان کی اشاعت کی۔

اب ہم ان مشاہیر کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے کتابیں لکھیں اور انہوں نے جو کچھ لکھا وہ دور آخر کے فقہاء کے لئے بنیاد ہو گیا۔

پہلے ہم چند منتخب فقہاء حنفیہ کا ذکر کرتے ہیں، ان کے بعد دوسرے ائمہ کے چند منتخب فقہاء کا ذکر کریں گے۔

فقہاء حنفیہ:

۱۔ ابوالحسن عبیداللہ بن الحسن الکرخی۔ عراق میں رئیس فقہاء حنفیہ مجتہد فی المسائل تھے۔ ولادت ۲۶۰ھ وفات ۳۴۰ھ مؤلف مختصر شرح جامع کبیر، جامع صغیر، اصول کرخی وغیرہ۔

۲۔ محمد بن احمد بن عبداللہ المروزی الحاکم الشہید، امام جلیل فقیہ و محدث ساٹھ ہزار حدیثوں کے حافظ، صاحب مستدرک، حاکم کے استاد، مؤلف الکافی۔ اس کتاب میں انہوں نے ظاہر الروایۃ کی کتابوں کے مسائل یکجا کئے۔ (۳۴۴ھ)

۳۔ ابوجعفر محمد بن عبداللہ البلخی الہندوانی۔ بلخ کے امام، ان کا لقب ابوحنیفہ صغیر تھا۔ (۳۶۲ھ)

۴۔ ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص۔ شاگرد کرخی، مؤلف شرح مختصر طحاوی۔ شرح جامع محمد، رسالہ اصول فقہ، کتاب ادب القضاۃ وغیرہ۔ وفات ۳۷۰ھ۔

۵۔ ابوبکر احمد بن علی الرازی۔ اصحاب تخریج میں تھے، مؤلف احکام القرآن، شرح جامعین ادب القضاہ وغیرہ۔ (۳۷۰ھ)

۶۔ امام الہدیٰ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی تلمیذ الہندوانی۔ مؤلف نوازل، العیون والفتاویٰ، خزانۃ

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

الفقہ، بستان شرح جامع صغیر۔(وفات ۳۷۳ھ)

۷۔ ابوعبداللہ یوسف بن محمد الجرجانی۔شاگرد کرخی، مؤلف شرح زیادات، شرح جامع کبیر، شرح مختصر کرخی، الجرجانی کی اہم تالیف خزانۃ الاکمل ہے، جس میں انہوں نے کافی حاکم، جامع کبیر، جامع صغیر، زیادات، مجرد، مختصر کرخی، شرح طحاوی اور عیون المسائل کو بہ ترتیب حسن جمع کیا۔(۳۹۸ھ)

۸۔ ابوالحسن احمد بن محمد القدوری البغدادی۔ مشہور متن القدوری کے مؤلف، کتاب متون میں معتمد ومتداول ہے، بنابر شہرت متاخرین صرف الکتاب سے اس کو تعبیر کرتے ہیں۔ ان کی تالیف کتاب التجرید، ان مسائل پر مشتمل ہے جو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے مابین مختلف فیہ ہیں، بڑے اچھے مناظر تھے، شیخ ابوحامد یا اسفرائنی شافعی سے ان کا اکثر مقابلہ رہتا تھا۔(۴۲۸ھ)

۹۔ ابوزید عبیداللہ بن عمر الدبوسی السمرقندی۔ موجد علم الخلاف مناظر اور استخراج دلائل میں ضرب المثل تھے، سمرقند اور بخارا میں اکابر شافعیہ سے اکثر ان کے مناظرے ہوتے تھے، مؤلف نظم الفتاویٰ تقویم الادلہ، کتاب الاسرار، تاسیس النظر وغیرہ۔(۴۳۰ھ)

۱۰۔ ابوعبداللہ الحسین بن علی الصمیری (۴۳۶ھ) کبار فقہاء حنفیہ میں تھے حسن العبادۃ اور جید النظر تھے۔

۱۱۔ ابوبکر محمد بن الحسین البخاری خواہر زادہ، فقیہ ماوراء النہر (۴۳۳ھ) مؤلف مختصر، تجنیس اور مبسوط وغیرہ۔

۱۲۔ شمس الائمہ عبدالعزیز، بن احمد الحلوانی البخاری امام اہل بخارا۔(۴۴۸ھ) مؤلف المبسوط۔

۱۳۔ شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی شاگرد حلوانی۔ مجتہد فی المسائل اور اپنے زمانے کے امام، حجت، متکلم، مناظر اور اصولی تھے، خاقان اور جند سے کسی امر دینی میں اختلاف ہوگیا، خاقان نے ان کو ایک کنویں میں قید کر دیا، پندرہ برس تک محبوس رہے، اس کنویں میں بغیر کسی کتاب کے مطالعہ کے مبسوط جیسی ضخیم کتاب جو کافی حاکم کی شرح ہے، املا کرائی تلامذہ کنویں کے چاروں طرف بیٹھ کر لکھتے تھے۔ یہ کتاب تیس جلدوں میں مصر میں چھپ چکی ہے، معتمد علیہ کتاب ہے، اصول فقہ میں بھی ان کی کتاب ہے، اس کے علاوہ شرح میر کبیر اور شرح مختصر طحاوی بھی تالیف کی، وفات آخر صدی خامس میں۔

۱۴۔ ابوعبداللہ محمد بن علی الدامغانی شاگرد حمیری و قدوری۔ عراق میں حنفیہ کے رئیس تھے۔ بغداد

میں قاضی بھی رہے، ولادت ۴۰۰ھ، وفات ۴۷۸ھ۔ شیخ ابواسحٰق شیرازی، شافعی سے ان کے مناظرے ہوتے تھے۔

۱۵۔ علی بن محمد البزدوی۔ اصول کی مشہور و متداول کتاب کے مؤلف، اس کے علاوہ مبسوط، غناء الفتاویٰ، شرح جامع کبیر و جامع صغیر بھی تالیف کی، وفات ۴۸۲ھ۔

۱۶۔ شمس الائمہ بکر بن محمد الزرنجی امام و علامہ۔ مسائل مذہب کے حفظ میں ضرب المثل تھے۔ شاگرد حلوانی۔ ولادت ۴۲۷ھ، وفات ۴۷۸ھ۔

۱۷۔ ابواسحٰق ابراہیم بن اسمٰعیل الصفار۔ استاد قاضی خان۔ فقیہ و عابد (۵۳۴ھ)

۱۸۔ اسبیجابی عفی بن محمد بن اسمٰعیل۔ شیخ الاسلام، استاذ صاحب ہدایہ مؤلف مختصر طحاوی و شرح مبسوط۔ (۵۳۵ھ)

۱۹۔ صدر شہید ابومحمد حسام الدین عمر بن عبدالعزیز۔ فقیہ و محدث (وفات ۵۳۶ھ)

۲۰۔ مفتی الثقلین نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد نسفی، اصولی فقیہ محدث لغوی۔ (۵۳۷ھ)

۲۱۔ ظہیرالدین عبدالرشید بن ابی حنیفہ بن عبدالرزاق الذالوالجی۔ مؤلف فتاویٰ دلوالجیہ۔ (۵۴۰ھ)

۲۲۔ طاہر بن احمد بن عبدالرشید البخاری۔ مجتہد فی المسائل تھے۔ مؤلف خلاصۃ الفتاویٰ و خزانۃ الروایات وغیرہ۔ (۵۴۰ھ)

۲۳۔ شمس الائمہ کروری عبدالغفور بن لقمان شارع جامعین و زیادات۔ (۵۴۲ھ)

۲۴۔ شمس الائمہ عمادالدین بن شمس الائمہ بکر بن محمد بن علی الزرنگری اپنے وقت کے لقمان ثانی تھے۔ (۵۸۴ھ)

۲۵۔ ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی ملک العلماء۔ مؤلف البدائع والصنائع۔ یہ کتاب تحفۃ الفقہاء شیخ علاء الدین سمرقندی کی شرح ہے۔ نہایت عمدہ اور معتبر ہے۔ (۵۸۷ھ)

۲۶۔ فخرالدین حسن بن منصور ابوالمفاخر الاوزجندی الفرغانی المعروف قاضی خان بڑے پایہ کے امام مجتہد فی المسائل تھے، مؤلف فتاویٰ واقعات، امالی و محاضر وغیرہ زیادات، جامع صغیر ادب القضاۃ خصاف کی شرحیں لکھیں۔ (۵۹۴ھ)

۲۷۔ ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی المرغیناتی مشہور و متداول کتاب الهدایہ کے مؤلف۔ تیرہ برس میں معتکف رہ کر کتاب تالیف کی، امام و فقیہ اصحاب تخریج و مجتہدین فی

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

المسائل میں سے تھے۔ مؤلف کتاب المنتقی۔ نشر المذاہب، التجنیس والمزید، مختارات النوازل، کتاب الفرائض، کفایۃ المنتہی وغیرہ (۵۹۳ھ)

۲۸۔ محمود بن صدر السعید تاج الدین احمد بن صدر کبیر، مجتہد فی المسائل تھے، مصنف محیط، ذخیرہ، تتمہ الفتاویٰ، تجرید وغیرہ۔

۲۹۔ ناصر الدین ابوالفتح خوارزمی فقیہ، ادیب، مؤلف المغرب، لغت فقہ۔ (۶۱۰ھ)

۳۰۔ ظہیر الدین محمد بن احمد البخاری، مؤلف فتاویٰ ظہیریہ۔ (۶۱۶ھ)

۳۱۔ مجد الدین محمد بن محمود الاستروشنی، صاحب فصول استروشنی۔ وفات ۶۳۲ھ۔

۳۲۔ شمس الائمہ، محمد بن عبدالستار الکروری۔ محدث وفقیہ (۶۴۲ھ)

۳۳۔ رضی الدین حسن بن محمد الصنعانی، لاہوری، جامع العلوم فقیہہ ومحدث ولغوی، مؤلف مشارق الانوار، شرح بخاری، مجمع البحرین، زبدۃ المناسک وغیرہ۔ (۶۵۰ھ)

فقہاء مالکیہ:

۱۔ محمد بن یحییٰ بن لبابۃ الاندلسی۔ معاصرین میں مذہب مالکیہ کے سب سے بڑے حافظ، عقود، شروط اور علل کے ماہر مؤلف منتخبہ کتاب الوثائق وغیرہ (۳۲۶ھ)

۲۔ بکر بن العلاء القشیری۔ صاحب تالیفات کثیرہ مثلاً کتاب الاحکام، کتاب الرد علی المزنی، کتاب الاصول اور کتاب القیاس وغیرہ۔ (۳۴۴ھ)

۳۔ ابواسحٰق محمد بن القاسم بن شعبان العنسی، مصر میں فقہاء مالکیہ کے رئیس، مذہب کے حافظ غرائب مالک کے ماہر مؤلف کتاب الزاہی الشعبانی (۳۵۵ھ)

۴۔ محمد بن حارث بن اسد الخشنی۔ اندلس میں رئیس فقہ مالکی، امام مالک کے مذہب میں اختلاف و اتفاق پر کتاب لکھی، کتاب الفتیا بھی ان کی تالیف ہے۔ (۳۲۱ھ)

۵۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعیطی الاندلسی حافظ فقہ مالکی۔ امیر اندلس کی فرمائش پر ابوعمر والاشبیلی کے ساتھ فقہ مالکی کی مشہور کتاب الاستیعاب سو جلدوں میں مکمل کی۔ (۳۶۷ھ)

۶۔ یوسف بن عمر بن عبدالبر شیخ اندلس فقیہ ومحدث مؤلف کتاب الاستذکار، المذاہب علماء الامصار

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

فیما تضمنۃ الموطا من الاثار و کتاب الکافی فی الفقہ ۔ (۳۸۰ھ)

۷۔ ابو محمد عبداللہ بن ابی زید عبدالرحمٰن النفری القروانی ۔ اپنے وقت میں فقہ مالکی کے رئیس ۔ جامع و شارح اقوال مالک ۔ ان کا لقب مالک الصغیر تھا، مؤلف نوادر، الزیادات علی المدونۃ، تہذیب العتبیۃ، کتاب الرسالہ وغیرہ ۔ (۳۸۶ھ)

۸۔ ابو سعید خلف بن ابی القاسم الازوی المعروف بالبرادعی، مؤلف کتاب التہذیب فی اختصار المدونۃ ۔ کتاب التمہید لمسائل المدونۃ زیادات، کتاب اختصار الواضحۃ ۔

۹۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ الابہری ۔ بغداد میں فقہ مالکی کے رئیس مؤلف شرح مختصر کبیر و صغیر لابن عبدالحکم، الرد علی المزنی، کتاب الاصول کتاب اجماع اہل المدینۃ ۔ ساٹھ برس تک جامع منصور بغداد میں درس و افتا کی خدمت انجام دی، ان کی وفات سے عراق میں امام مالک کا مذہب کمزور ہو گیا ۔ (۵۶۵ھ)

۱۰۔ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بابن ابی زمین البیری ۔ مؤلف المغرب فی اختصار المدونۃ ۔ کتاب المنتخب فی الاحکام، کتاب المہذب وغیرہ ۔ (۳۹۹ھ)

۱۱۔ ابوالحسن علی بن محمد بن خلف المعافری المعروف بابن القابسی محدث فقیہ و اصول مؤلف کتاب المہدفی الفقہ، احکام الدیانۃ، کتاب ملخص الموطا ۔ (۴۰۳ھ)

۱۲۔ قاضی عبدالوہاب بن نصر البغدادی المالکی ۔ مناظر اور خوش تقریر تھے ۔ پہلے بغداد میں تھے، پھر مصر آ گئے، مؤلف کتاب النصر لمذہب امام دار الہجرۃ ۔ کتاب المعونۃ، کتاب الادلۃ، شرح مدونۃ وغیرہ ۔ (۴۲۲ھ)

۱۳۔ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد الحضرمی المعروف باللبیدی ۔ مشاہیر علماء افریقہ میں تھے ۔

۱۴۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن یونس الصیقلی فقیہ اور فرائض کے ماہر تھے ۔ مؤلف جامع مدونۃ ۔ کتاب الفرائض، ہمیشہ جہاد میں رہتے تھے ۔ (۴۵۱ھ)

۱۵۔ ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی ۔ اندلس میں حدیث و فقہ پڑھی ۔ پھر مشرق آئے، ابن حزم کے معاصر تھے، ان سے خوب مناظرے کئے ۔ مولف کتاب الاستیفاء فی شرح الموطاء کتاب المنتقی کتاب انسراج، کتاب مسائل الخلاف، کتاب المہذب فی اختصار المدونۃ شرح

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

المدونۃ، کتاب احکام الفصول فی احکام الاصول وغیرہ۔(۴۹۴ھ)

۱۶۔ ابوالحسن علی بن محمد الربعی المعروف اللخمی القیروانی۔مؤلف تعلیق المدونۃ وغیرہ۔(۴۹۸ھ)

۱۷۔ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی، اندلس ومغرب میں فقہ مالکی کے رئیس، نہایت دقیق النظر اور جید التالیف تھے، مؤلف کتاب البیان والتحصیل لمافی المستخرجہ من التوجیہ والتعلیل، کتاب المقدمات الاوائل کتب المدونۃ وغیرہ۔مشکل الآثار طحاوی کی تہذیب کی تلخیص کی۔(۵۲۰ھ)

۱۸۔ ابوعبداللہ محمد بن علی بن عمر التمیمی الماوزی الصقلی۔افریقہ ومغرب کے امام۔مؤلف شرح مسلم، شرح کتاب التلقین، شرح برہان محصول من برہان الاصول (۵۳۶ھ)

۱۹۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی المعافری الاشبیلی مؤلف کتاب احکام القرآن کتاب المسالک فی شرح الموطا کتاب المحصول فی الاصول۔(۵۵۳ھ)

۲۰۔ قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض الحصیبی بستی حدیث وتفسیر کے امام۔فقہ واصول مؤلف تقریب المسالک لمعرفۃ اعلام مذہب مالک، اکمال شرح مسلم، کتاب الشفاء مشارق الانوار فی الغرب وغیرہ۔(۵۴۱ھ)

۲۱۔ اسمٰعیل بن مکی العوفی۔مؤلف شرح التہذیب المعروف بالعوفیہ الدیباج فی الفقہ۔(۵۸۱ھ)

۲۲۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد الشہیر بالحفید ان۔ان پر روایت سے زیادہ درایت کا غلبہ تھا۔ اندلس کے بڑے فاضل فقیہ وفلسفی۔مؤلف خلاصہ اصول مستصفیٰ۔ان کی اہم تالیف ہدایۃ المجتہد ونہایت المقتصد ہے۔جس مین انہوں نے مذاہبِ اربعہ کے اختلاف کے اسباب وعلل بیان کئے۔(۵۹۵ھ)

۲۳۔ ابومحمد عبداللہ بن نجم بن شاس الجذامی السوری، مؤلف الجواہر الثمینۃ فی مذہب عالم المدینۃ (۶۱۰ھ)

۲۴۔ جمال الدین ابوعمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر کردی المعروف بابن حاجب مؤلف المختصر وغیرہ۔(۶۴۶ھ)

فقہاء شافعیہ:

اس دور میں جو اکابر شافعیہ امام شافعی کے مذہب کے ناشر اور موید ہوئے وہ اکثر عراق۔ خراسان اور ماوراء النہر کے رہنے والے تھے، چند مشاہیر یہ ہیں:

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

۱۔ ابو اسحٰق بن ابراہیم بن احمد المروزی۔ اپنے زمانے میں عراق کے شافعیہ میں فتویٰ اور درس کے امام۔ مؤلف شرح مزنی (۳۴۰ھ) مصر میں وفات پائی۔

۲۔ ابو احمد محمد بن سعید بن ابی القاضی الخوارزمی، مؤلف کتاب الحاوی وغیرہ۔ (۳۴۰ھ)

۳۔ ابو بکر احمد بن اسحٰق الصنعی النیشاپوری۔ مؤلف کتاب الاحکام۔ (۳۴۲ھ)

۴۔ ابو علی الحسین بن الحسین المعروف با بن ابی ہریرہ مؤلف شرح مختصر (۳۴۵ھ)

۵۔ قاضی ابو السائب عتبۃ بن عبید اللہ بن موسیٰ بغداد کے پہلے شافعی قاضی القضاہ۔ (۳۵۰ھ)

۶۔ قاضی ابو حامد احمد بن بشر الموزی مؤلف الجامع و شرح مختصر مزنی۔ (۳۶۲ھ)

۷۔ محمد بن اسمٰعیل المعروف بالقفال الکبیر الشاشی۔ ماوراء النہر میں فقہ شافعی کے امام۔ ان کے ذریعہ فقہ شافعی وہاں خوب پھیلی، مولف رسالہ اصول۔ (۳۶۵ھ)

۸۔ ابو سہیل محمد بن سلیمان الصعلو کی شاگرد مروزی نیشاپوری کے فقیہ۔ (۳۶۹ھ)

۹۔ ابو القاسم عبد العزیز بن عبد اللہ الدارکی۔ (۳۷۵ھ)

۱۰۔ ابو القاسم عبد الواحد بن الحسین الضمیری مؤلف الافصاح کتاب الکفایۃ کتاب القیاس والعلل، کتاب ادب المفتی والمستفتی کتاب الشروط وغیرہ۔ (۳۸۶ھ)

۱۱۔ ابو علی الحسین بن شعیب السنجی، عالم خراسان مؤلف شرح مختصر، تلخیص ابن القاص وفروع ابن الحداد۔ (۴۰۳ھ)

۱۲۔ ابو حامد احمد بن محمد الاسفرائینی۔ شیخ و فقیہ عراق رئیس مالکیہ عراق صیمری حنفی کے معاصر تھے۔ (۴۰۸ھ)

۱۳۔ ابو الحسن احمد بن محمد الضبی المعروف بابن المحاملی مؤلف مجموع و مقنع ولباب وغیرہ (۴۱۵ھ)

۱۴۔ عبد اللہ بن احمد المعروف بالقفال الصغیر، خراسان میں فقہ شافعی کے امام۔ (۴۱۷ھ)

۱۵۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد الاسفراہی، مؤلف رسالہ اصول۔ (۴۱۸ھ)

۱۶۔ ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ الطبری۔ بغداد میں فقہ شافعی کے امام، خلاف و جدل میں کتابیں لکھیں۔ قدوری اور طالقانی سے مناظرے کئے۔ مؤلف شرح مختصر مزنی۔ (۴۵۰ھ)

۱۷۔ ابو الحسن علی بن محمد الادروی مؤلف الاحکام السلطانیہ حاوی الاقناع وغیرہ۔ (۴۵۰ھ)

۱۸۔ ابو عاصم محمد بن احمد الہروی العبادی، مؤلف زیادات، مبسوط ہادی اور ادب القضاۃ وغیرہ۔ (۴۵۸ھ)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

۱۹۔ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن الفورانی المروزی مؤلف الابانہ، وغیرہ، شیخ اہل مرو (۴۶۱ھ)

۲۰۔ ابوعبداللہ القاضی الحسین المروزی استاذ امام الحرمین۔(۴۶۳ھ)

۲۱۔ ابواسحٰق ابراہیم بن علی الفیروزآبادی الشیرازی۔ مؤلف التنبیہ ونکت فی الفقہ ولمع وتبصرہ فی الاصول وملخص ومعونۃ فی الجدل فصاحت ومناظرہ میں ضرب المثل تھے۔ فقہ کے تخریج مناط و تفریع مسائل میں وہ ابن شریح کے قائم مقام تھے، ابوعبداللہ الدامغانی الحنفی سے مناظرے رہتے تھے۔(۴۷۶ھ)

۲۲۔ ابونصر عبدالسید بن محمد المعروف بابن الصباغ، مؤلف شامل کامل، عدۃ العالم، الطریق السالم، کفایۃ المسائل، فتاویٰ وغیرہ، نظامیہ بغدادی کے مدرس تھے۔(۴۷۷ھ)

۲۳۔ ابوسعد عبدالرحمٰن بن مامون المتولی۔ مؤلف تتمہ ورسالہ فرائض مدرسہ نظامیہ۔(۴۸۷ھ)

۲۴۔ ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی امام الحرمین۔ اپنے والد سے فقہ پڑھی، مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں چار سال رہے۔ وہاں امام الحرمین کا لقب پایا۔ نیشاپور واپس ہوئے تو نظام الملک طوسی نے ان کے لئے نیشاپور میں مدرسہ نظامیہ قائم کیا۔ مشرق میں فقہ شافعی کے امام ہوئے، مؤلف النہایہ، برہان فی الاصول، مغیث الخلق فی ترجیح المسائل (۴۷۸ھ)

۲۵۔ حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی ولادت ۴۵۰ھ بڑے صوفی، معلم اخلاق اور فقیہ تھے، ان کی احیاء العلوم وکیمیائے سعادت مشہور متداول ہے۔ امام الحرمین سے فقہ پڑھی۔ مذہب، خلاف، جدل، کلام اور منطق میں مہارت تامہ حاصل کی۔ حکمت اور فلسفہ کی پوری تحصیل کی، امام الحرمین کے بعد نظامیہ نیشاپور کے مدرس ہوئے۔ فقہ میں بسیط وسیط وجیز خلاصہ اور اصول فقہ میں مستصفی، منخول، ہدایۃ الہدایہ اور خلافیات میں ماخذ، شفاء الغلیل فی مسائل التعلیل وغیرہ کتابیں مختلف علوم پر لکھیں۔ ۵۰۵ھ میں وفات پائی۔

۲۶۔ ابواسحٰق ابراہیم بن منصور بن مسلم العراقی الفقیہہ المصری، شارح مہذب۔(۵۹۶ھ)

۲۷۔ ابوسعد عبداللہ بن محمد بن، ہبۃ اللہ المعروف بابن ابی عصرون التمیمی، الموصلی، قاضی القضاۃ دمشق، مؤلف صفوۃ المذہب علی نہایت المطلب، کتاب الانتصار، سرشدا الذریعہ فی معرفۃ الشریعۃ التیسیر کتاب الارشاد فی نصرت المذہب۔

۲۸۔ ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد القزوینی الرافعی مؤلف الشرح الکبیر للوجیز الموسوم بالعزیز شرح الوجیز یہ کتاب فقہ شافعی میں مشہور و متداول ہے۔ رافعی بڑے فقیہہ اور درجۂ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔ (۶۲۳ھ)

۲۹۔ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری النووی ولادت ۶۳۱ھ۔ آخر المحققین صوفی زاہد، فقہاء شافعیہ میں اصحاب ترجیح کا درجہ رکھتے تھے، مؤلف الروضہ، المنہاج وغیرہ۔ (۶۷۶ھ)

فقہاء حنبلیہ :

فقہ حنبلی کے پیرو نسبتہً چونکہ کم تھے، ان کی فقہ نہایت سادہ اور محدثین کے طریقہ پر تھی، اس لئے اس سلسلے میں زیادہ اسماء نہیں ملتے، جو ملتے ہیں وہ فقیہ سے زیادہ محدث سمجھے جاتے ہیں۔ بہرحال یہاں ان میں سے دو بزرگوں کا نام ہم لکھتے ہیں۔

۱۔ شیخ الاسلام حافظ ابواسمٰعیل عبداللہ بن محمد الہروی الانصاری ولادت۔ ۳۹۶ھ۔ وفات ۴۸۱ھ محدث اور صوفی تھے۔ مؤلف الاربعین۔ کتاب الفاروق، کتاب ذم الکلام و اہلہ و کتاب منازل السائرین وغیرہ آپ کو حنبلیت سے بڑا شغف تھا، فرماتے ہیں۔

انا حنبلی ماحییت و ان امت فوصیتی للناس ان یتحنبلوا

۲۔ حافظ شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی المعروف بابن الجوزی البغدادی۔ مشہور محدث، مؤلف موضوعات، صفۃ الصفوۃ، تلبیس ابلیس، اخبار الاخیار۔ منہاج الصادقین۔ (۵۹۷ھ)

مذاہب اربعہ کے چار مقدس اکابر اولیاء اللہ

(۱)

سرحلقہ شیوخ، مشائخ، غوث اعظم محبوب سبحانی قطب الاقطاب غوث الثقلین، امام الطائفتین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا محی الدین ابومحمد عبدالقادر الحسینی الحسنی الجیلانی البغدادی الحنبلی۔ ولادت ۴۷۰ھ۔ وفات ۵۶۱ھ۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ : ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

(۲)

سرحلقۂ سلسلہ حضرات سہروردیہ حضرت شیخ الشیوخ سیدنا شہاب الحق والدین ابوحفص عمر بن عبداللہ بن محمد الصدیقی السہروردی البغدادی الشافعی۔ ولادت ۵۳۶ھ۔ وفات ۶۳۲ھ۔

(۳)

سرحلقۂ سلسلہ حضرات چشت اہل بہشت حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز، سیدنا شیخ معین الحق والملۃ والدین حسن الحسینی السنجری الاجمیری الحنفی۔ ولادت ۵۳۷ھ، وفات ۶۳۳ھ۔

(۴)

سرحلقہ اہل توحید حضرت عارف کبیر شیخ اکبر سیدنا محی الحق والدین محمد بن علی ابن محمد بن عربی الطائی، الحاتمی الاندلسی المالکی۔ ولادت ۵۶۰ھ۔ وفات ۶۳۸ھ رضی اللہ عنہم وارضاھم کے اسماء مبارک پر تبرکاً اس دور کو ہم ختم کرتے ہیں۔

تحصیل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف کا اردو ترجمہ

☆ تعارفِ فقہ و تصوف ☆

کے نام سے پہلی بار منظرِ عام پر

تصنیف : شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ : استاذِ محقق علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (فضل اللہ علیہ)

تبصرہ :............... مجلّہ فقہِ اسلامی کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (انشاءاللہ)

ناشر : الممتاز پبلی کیشنز لاہور

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆